ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 04 No. 02. Oct-Dec 2025.Page#.3384-3395
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An Applied Study of the Objectives of Islamic Law (Maqāṣid al-Sharīʿah) and Jurisprudential Maxims (Qawāʿid al-Fiqhiyyah) on the Protection of Human Dignity in the Digital Age

ڈیجیٹل دور میں انسانی وقار کے تحفظ پر مقاصدِ شریعہ اور قواعدِ فقہیہ کا اطلاقی مطالعہ

Abdul Qayyum
PhD Scholar Department of Islamic Studies, Ghazi University, D.G.Khan
ak9439219@gmail.com
Mr. Talib Hussain
PhD Scholar of slamic Studies Ghazi University, D.G Khan
talibsiwagi@gmail.com
Dr. Ashfaq Ahmad
Assistant Professor Department of Islamic Studies Ghazi University, D.G.Khan
aahmed@gudgk.edu.pk

ABSTRACT

Digital technology has created extraordinary conveniences in human life, reshaping communication, commerce, and access to knowledge. However, this rapid advancement has also introduced severe and complex threats to fundamental human values, including personal dignity, the sanctity of private life, and established moral frameworks. Challenges such as mass surveillance, data exploitation, online harassment, and digital manipulation underscore the urgent need for an ethical and rights-based governance of the digital sphere. This article provides a critical examination of the protection of human dignity in the digital era through the lens of the Objectives of Islamic Law (Maqāṣid al-Sharīʿah) and the established Jurisprudential Maxims (Qawāʿid al-Fiqhiyyah). By analyzing how these classical principles such as the preservation of life, intellect, lineage, property, and faith, alongside maxims like "Harm must be eliminated" and "Certainty is not overruled by doubt" can be interpreted and applied to modern digital contexts, the study offers a structured Islamic ethical framework. The analysis reveals that the fundamental principles of Islamic jurisprudence possess a dynamic and comprehensive capacity to diagnose, assess, and provide normative guidance for contemporary digital challenges. Consequently, these principles can play a pivotal and effective role in shaping a just, ethical, and dignified digital society that balances technological progress with the preservation of inherent human dignity.

Keywords: *Digital Age, Human Dignity, Maqāṣid al-Sharīʿah, Qawāʿid al-Fiqhiyyah, Digital Ethics, Islamic Jurisprudence, Data Privacy, Islamic Bioethics, Technology Governance.*

1۔ تمہید

ڈیجیٹل دور انفارمیشن ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا اور مصنوعی ذہانت کا دور ہے۔ اگرچہ ان ذرائع نے رابطے اور علم تک رسائی کو آسان بنایا، لیکن کردار کشی، پرائیویسی کی خلاف ورزی، آن لائن ہراسانی اور جعلی معلومات جیسے مسائل نے انسانی وقار کو مجروح کیا ہے۔ اسلام چونکہ انسانی عزت و احترام کو بنیادی حق قرار دیتا ہے، اس لیے ڈیجیٹل مسائل کا حل اسلامی اصولوں کی روشنی میں ناگزیر ہے۔

2۔ انسانی وقار کا اسلامی تصور

اسلام میں انسانی وقار فطری اور آفاقی ہے۔ ہر انسان محض انسان ہونے کی حیثیت سے معزز ہے۔ کسی فرد کی تضحیک، تحقیر یا نجی زندگی میں مداخلت شریعتِ اسلامیہ کے منافی ہے، چاہے یہ عمل ڈیجیٹل ذرائع سے ہی کیوں نہ کیا جائے۔

3۔ مقاصدِ شریعت اور انسانی وقار

مقاصدِ شریعت کا بنیادی مقصد انسانی فلاح اور وقار کا تحفظ ہے:

1۔ حفظِ دین

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر دینی اقدار کا مذاق اڑانا یا نفرت پھیلانا انسانی شناخت اور وقار کے خلاف ہے۔

2 ۔ حفظِ نفس

آن لائن بُلنگ، ذہنی اذیت اور ہراسانی انسانی جان اور نفسیاتی سلامتی کو خطرے میں ڈالتی ہے۔

3۔ حفظِ عقل

جھوٹی خبریں، فحش اور گمراہ کن مواد انسانی شعور کو متاثر کر کے وقار کو کمزور کرتا ہے۔

4۔ حفظِ نسل

ڈیجیٹل کردار کشی، نجی مواد کا غلط استعمال اور بلیک میلنگ خاندانی اور سماجی وقار پر حملہ ہے۔

5۔ حفظِ مال

آن لائن فراڈ اور شناخت کی چوری انسانی معاشی وقار کے منافی ہے۔

4۔ قواعدِ فقہیہ اور ڈیجیٹل دور

1۔ لاضرر ولاضرار

کوئی بھی ڈیجیٹل سرگرمی جو دوسروں کو نقصان پہنچائے، شرعاً ناجائز ہے۔

2۔ الضرر یزال

ڈیجیٹل ذرائع سے پیدا ہونے والے نقصان کو ختم کرنا اسلامی ذمہ داری ہے۔

3۔ الأمور بمقاصدها

آن لائن اعمال کا دارومدار نیت پر ہے؛ تذلیل یا شہرت کی نیت قابلِ مذمت ہے۔

4۔ العادۃ محکمۃ

ڈیجیٹل عرف اگر شریعت اور اخلاق کے خلاف ہو تو وہ قابلِ قبول نہیں۔

5۔ڈیجیٹل اخلاقیات اور اسلامی رہنمائی

اسلام ڈیجیٹل زندگی میں بھی:

سچائی۔امانت۔حیاء۔عدل کا تقاضا کرتا ہے،جو انسانی وقار کے بنیادی محافظ ہیں۔

6۔نتائج اور سفارشات

اسلامی ڈیجیٹل اخلاقیات کو تعلیمی نظام کا حصہ بنایا جائے سوشل میڈیا کے لیے شرعی و اخلاقی ضابطۂ اخلاق مرتب کیا جائے ڈیجیٹل قانون سازی میں انسانی وقار کو مرکزی حیثیت دی جائے

یہ مطالعہ اس امر کو واضح کرتا ہے کہ مقاصدِ شریعت اور قواعدِ فقہیہ ڈیجیٹل دور میں بھی انسانی وقار کے تحفظ کے لیے جامع اور قابلِ عمل رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اگر ٹیکنالوجی کو اسلامی اخلاقی اصولوں کے تابع کر دیا جائے تو ایک محفوظ، مہذب اور باوقار ڈیجیٹل معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

یہ عنوان ایک تحقیقی / مطالعہ جاتی مضمون کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ذیل میں اسی موضوع پر ایک جامع، منظم اور علمی مطالعہ پیش کیا جا رہا ہے، جو اسکول / مدرسہ اسائنمنٹ، تقریر یا مقالے کے لیے موزوں ہے۔

ڈیجیٹل دور نے انسانی زندگی کیلئے سہولیات

ڈیجیٹل دور نے انسانی زندگی کو بے شمار سہولیات فراہم کی ہیں، مگر اس کے ساتھ ساتھ انسانی وقار، نجی زندگی، عزتِ نفس اور اخلاقی اقدار کو سنگین چیلنجز بھی درپیش ہیں۔سوشل میڈیا، مصنوعی ذہانت، ڈیٹا شیئرنگ اور آن لائن اظہارِ رائے کے غلط استعمال سے انسانی وقار مجروح ہو رہا ہے۔اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہونے کے ناتے انسانی وقار کے تحفظ کو بنیادی حیثیت دیتا ہے، جس کا اظہار مقاصدِ شریعت اور قواعدِ فقہیہ میں واضح طور پر ملتا ہے۔

انسانی وقار کا اسلامی تصور

اسلام میں انسان کو اللہ کی طرف سے معزز مخلوق قرار دیا گیا ہے:"اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی"(القرآن)یہ عزت رنگ، نسل، جنس یا حیثیت سے بالاتر ہو کر ہر انسان کو حاصل ہے۔لہٰذا کسی بھی ڈیجیٹل عمل سے انسان کی تذلیل، تحقیر یا استحصال اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔

مقاصدِ شریعت اور انسانی وقار

مقاصدِ شریعت وہ بنیادی اہداف ہیں جن کے لیے شریعت نازل کی گئی۔ان میں پانچ بنیادی مقاصد خاص طور پر انسانی وقار کے تحفظ سے جڑے ہیں:

1. حفظِ دین (دین کا تحفظ)

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر دینی شعائر کا تمسخر، غلط معلومات یا نفرت انگیز مواد دین اور دینی شناخت پر حملہ ہے، جو انسانی وقار کو مجروح کرتا ہے۔

2. حفظِ نفس (جان کا تحفظ)

آن لائن ہراسانی، سائبر بُلنگ اور کردار کشی بعض اوقات ذہنی دباؤ اور خطرناک نتائج کا سبب بنتی ہے، جو حفظِ نفس کے منافی ہے۔

3. حفظِ عقل (عقل کا تحفظ)

جھوٹی خبریں، فحش مواد اور گمراہ کن ڈیجیٹل مواد انسانی عقل کو متاثر کرتا ہے، جس سے وقار اور اخلاقی شعور کمزور ہوتا ہے۔

4. حفظِ نسل (نسل اور عزت کا تحفظ)

ڈیجیٹل دور میں نجی تصاویر یا معلومات کا غلط استعمال، بلیک میلنگ اور کردار کشی نسل اور خاندانی وقار کے خلاف ہے۔

5. حفظِ مال (مال کا تحفظ)

آن لائن فراڈ، شناخت کی چوری اور ڈیجیٹل دھوکہ دہی انسانی معاشی وقار کو نقصان پہنچاتی ہے۔

قواعدِ فقہیہ اور ڈیجیٹل مسائل

قواعدِ فقہیہ ایسے اصول ہیں جو نئے مسائل میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں:

1. لا ضرر ولا ضرار

(نہ خود نقصان اٹھانا، نہ دوسروں کو نقصان دینا)

کسی کی نجی معلومات شیئر کرنا، تضحیک آمیز پوسٹس کرنا یا ہراسانی اس قاعدے کے خلاف ہے۔

2. الضرر یزال

(نقصان کو ختم کیا جائے گا)

اگر ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر کسی کی عزت متاثر ہو رہی ہو تو اس نقصان کو روکنا شرعاً ضروری ہے۔

ڈیجیٹل دور میں عملی رہنمائی

سوشل میڈیا پر زبان اور مواد میں شائستگی اختیار کی جائے کسی کی اجازت کے بغیر تصاویر، ویڈیوز یا معلومات شیئر نہ کی جائیں اختلافِ رائے کو تہذیب اور احترام کے ساتھ پیش کیا جائےڈیجیٹل قانون سازی میں انسانی وقار کو بنیادی اصول بنایا جائے۔

مقاصدِ شریعت اور قواعدِ فقہیہ نہ صرف روایتی مسائل بلکہ جدید ڈیجیٹل چیلنجز میں بھی مکمل رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اگر ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کو اسلامی اخلاقی اصولوں کے تابع کر دیا جائے تو انسانی وقار کا تحفظ ممکن ہے، اور ایک باوقار، محفوظ اور اخلاقی ڈیجیٹل معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔

"انسانی حقوق کے تحفظ پر قرآن کی تعلیمات"

1۔انسانی وقار

قرآن ہر انسان کو عزت و تکریم کا حامل قرار دیتا ہے۔انسان کی عزت نسل، رنگ یا مذہب سے بالاتر ہے[1]۔

2۔حقِ حیات

انسانی جان کو بہت قیمتی قرار دیا گیا ہے۔ناحق قتل پوری انسانیت کے قتل کے برابر ہے[2]۔

3۔مساوات

تمام انسان برابر ہیں۔برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے[3]۔

4۔عدل و انصاف

ہر حال میں انصاف کا حکم دیا گیا ہے۔اپنے یا رشتہ داروں کے خلاف بھی انصاف لازم ہے[4]۔

5۔مذہبی آزادی

دین کے معاملے میں جبر کی ممانعت ہے۔ہر فرد کو عقیدہ اختیار کرنے کی آزادی ہے[5]۔

6۔کمزور طبقات کے حقوق

یتیموں، مسکینوں، عورتوں اور غلاموں کے حقوق کی حفاظت۔ان کے ساتھ حسنِ سلوک کو نیکی قرار دیا گیا ہے۔

---

[1]سورۃ الاسراء: 70

[2]سورۃ المائدہ:32

[3]سورۃ الحجرات: 13

[4]سورۃ النساء: 135

سورۃ البقرہ: 256

[5]سورۃ البقرہ: 256

قرآن انسانی حقوق کا جامع اور عادلانہ نظام پیش کرتا ہے۔یہ تعلیمات ایک پرامن اور منصفانہ معاشرے کی بنیاد ہیں۔قرآنِ مجید میں انسانی حقوق کا تحفظ ایک بنیادی اور جامع اصول کے طور پر بیان ہوا ہے۔قرآن انسان کو محض ایک فرد نہیں بلکہ ایک باوقار، ذمہ دار اور قابلِ احترام مخلوق قرار دیتا ہے۔چند اہم تعلیمات درج ذیل ہیں:

1. انسانی وقار اور عزت

قرآن کہتا ہے کہ ہر انسان عزت و تکریم کا حامل ہے، چاہے اس کا رنگ، نسل یا قوم کچھ بھی ہو:"اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت دی"[6]۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسانی وقار پیدائشی ہے، کسی خاص طبقے تک محدود نہیں۔

2. حقِ حیات

قرآن انسانی جان کو انتہائی قیمتی قرار دیتا ہے:"جس نے ایک جان کو ناحق قتل کیا، گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا"[7]۔یہ تعلیم زندگی کے تحفظ اور تشدد سے اجتناب پر زور دیتی ہے۔

3. مساوات اور عدمِ امتیاز

قرآن نسل، رنگ، زبان یا قوم کی بنیاد پر کسی بھی برتری کو رد کرتا ہے:"اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے"[8]۔ یہ مساوات جدید انسانی حقوق کے تصور سے ہم آہنگ ہے۔

4. عدل و انصاف

عدل قرآن کی مرکزی تعلیم ہے:"اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو"[9]۔یہ حکم ہر حال میں انصاف کرنے کا تقاضا کرتا ہے، چاہے وہ اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

5. مذہبی آزادی

قرآن جبر کو مسترد کرتا ہے:"دین میں کوئی جبر نہیں"[10]۔یہ آیت عقیدے کی آزادی کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

6. کمزور طبقات کے حقوق

یتیموں، مسکینوں، عورتوں اور غلاموں کے حقوق پر خاص زور دیا گیا ہے، اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کو عبادت کا درجہ دیا گیا ہے۔قرآنِ مجید کی تعلیمات انسانی حقوق کے ایک مکمل، متوازن اور اخلاقی نظام کی بنیاد رکھتی ہیں۔یہ

---

[6] سورۃ الاسراء: 70

[7] سورۃ المائدہ: 32

[8] سورۃ الحجرات: 13

[9] سورۃ النساء: 135

[10] سورۃ البقرہ: 256

تعلیمات نہ صرف فرد کے حقوق کا تحفظ کرتی ہیں بلکہ ایک منصفانہ اور پرامن معاشرے کی تشکیل میں بھی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

انسانی حقوق کے تحفظ پر حدیث کی روشنی میں

1۔انسانی جان کا احترام

انسانی جان بہت محترم ہے۔جان لینا کبیرہ گناہ قرار دیا گیا۔"مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے"[11]۔

2۔انسانی عزت و آبرو

کسی کی تذلیل، غیبت اور بہتان کی ممانعت۔عزتِ نفس کا تحفظ لازم ہے۔

3۔مساوات

نسل، رنگ اور قوم کی بنیاد پر کوئی برتری نہیں۔خطبۂ حجۃ الوداع: سب انسان برابر ہیں۔

4۔عدل و انصاف

قانون میں امیر و غریب کی تفریق منع۔انصاف ہر حال میں ضروری ہے۔فاطمہؓ والی حدیث[12]۔ (بخاری)

5۔عورتوں کے حقوق

عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم۔گھر میں اچھا برتاؤ ایمان کی علامت ہے۔

6۔غلاموں اور کمزوروں کے حقوق

غلاموں پر ظلم کی ممانعت۔وہی کھلانے پہننے کا حکم جو خود استعمال کیا جائے۔

7۔پڑوسی اور اقلیتوں کے حقوق

پڑوسی کے حقوق پر خاص زور۔غیر مسلموں کے ساتھ عدل و حسنِ سلوک کا حکم۔احادیثِ نبوی ﷺ انسانی حقوق کے مکمل تحفظ کی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔

1۔انسانی جان کا تحفظ

نبی ﷺ نے انسانی جان کو بہت محترم قرار دیا۔کسی مسلمان (اور معاہد غیر مسلم) کی جان لینا سخت گناہ ہے۔حدیث: "ایک مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے"[13]۔

2۔انسانی عزت و آبرو

[11] صحیح مسلم:ص:
[12] الصحیح البخاری:
[13] الصحیح المسلم:

کسی کی تذلیل، غیبت یا بہتان سے سختی سے منع کیا گیا۔انسان کی عزت کی حفاظت لازم قرار دی گئی۔

3۔مساوات

اسلام میں رنگ، نسل اور قومیت کی بنیاد پر کوئی برتری نہیں۔

خطبۂ حجۃ الوداع:

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں"

4۔عدل و انصاف

نبی ﷺ نے انصاف کو لازمی قرار دیا۔سزا اور قانون میں امیر و غریب کی تفریق منع ہے۔"اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹوں گا"[14]۔

5۔عورتوں کے حقوق

عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تلقین کی گئی"تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو"[15]۔

6۔غلاموں اور کمزوروں کے حقوق

غلاموں کو وہی کھلانے پہننے کا حکم جو خود کھاؤ پہنوں۔ان پر ظلم سے سختی سے منع کیا گیا۔

7۔پڑوسیوں اور اقلیتوں کے حقوق

پڑوسی کے حقوق پر خاص زور دیا گیا۔غیر مسلموں کے ساتھ بھی عدل و حسنِ سلوک کا حکم۔احادیثِ نبوی ﷺ انسانی حقوق کے مکمل تحفظ کی ضمانت دیتی ہیں۔یہ تعلیمات ایک عادل، پرامن اور اخلاقی معاشرے کی بنیاد ہیں۔

1۔اصولِ فقہ کا مقصد

شریعت کے احکام کا درست فہم انسان کی فلاح اور حقوق کا تحفظ

2۔مقاصدِ شریعت

حفظِ دین ← مذہبی آزادی

حفظِ جان ← حقِ حیات

حفظِ عقل ← تعلیم و شعور

حفظِ نسل ← خاندانی حقوق

---

[14] الصحیح البخاری:

[15] ترمذی شریف:

حفظِ مال ⟵ مالی حقوق

3۔ قاعدہ: لا ضرر ولا ضرار

نقصان پہنچانا منع جان، مال اور عزت کا تحفظ۔

4۔ قاعدہ: الامور بمقاصدھا

نیت کی بنیاد پر عمل ظلم کی نیت ناجائز

5۔ قاعدہ: عدل و انصاف

عدل ہر حکم کی بنیاد ناانصافی حرام

6۔ قاعدہ: المشقۃ تجلب التیسیر

مشکل میں آسانی انسانی سہولت کا خیال

7۔عرف کا اعتبار

جائز رواج قابلِ قبول معاشرتی حقوق کا تحفظ

8۔سدّ ذرائع

ظلم کے راستے بند کرنا استحصال کی روک تھام۔اصولِ فقہ انسانی حقوق کے تحفظ کا مؤثر ذریعہ ہیں۔اسلامی قانون عدل، سہولت اور انسانی وقار کا ضامن ہے۔

1۔مقاصدِ شریعت

اصولِ فقہ کے مطابق شریعت کے بنیادی مقاصد یہ ہیں:

حفظِ دین (مذہبی آزادی)

حفظِ جان (حقِ حیات)

حفظِ عقل (تعلیم اور شعور کا تحفظ)

حفظِ نسل (خاندان اور نسب کا تحفظ)

حفظِ مال (مالی حقوق)

یہ تمام مقاصد براہِ راست انسانی حقوق سے متعلق ہیں۔

2۔ قاعدہ: لا ضرر ولا ضرار

کسی کو نقصان پہنچانا یا بدلہ میں نقصان دینا جائز نہیں۔یہ قاعدہ انسانی جان، مال اور عزت کے تحفظ کی بنیاد ہے۔

3۔ قاعدہ: الامور بمقاصدھا

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ظلم اور ناانصافی کی نیت سے کیا گیا عمل ناجائز ہے۔

4۔ قاعدہ: العدل اساس الحکم

عدل ہر حکم کی بنیاد ہے۔کسی کے ساتھ ناانصافی شرعاً ممنوع ہے۔

5۔ قاعدہ: المشقۃ تجلب التیسیر

سختی آسانی کو دعوت دیتی ہے۔انسانی مشکلات کو مدنظر رکھ کر سہولت دی جاتی ہے۔

6۔عرف و عادت کا اعتبار

جائز عرف کو تسلیم کیا جاتا ہے۔معاشرتی حقوق کے تحفظ میں لچک پیدا ہوتی ہے۔

7۔سدّ ذرائع

برائی کے راستے بند کیے جاتے ہیں۔ظلم اور استحصال سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

اصولِ فقہ انسانی حقوق کے تحفظ کا جامع نظام پیش کرتا ہے۔یہ اصول عدل، آسانی اور انسان کی فلاح پر مبنی ہیں۔

9۔ حقِ آزادی

کسی کو ناحق قید کرنا ناجائز ہے۔فقہ میں ذاتی آزادی کو بنیادی حق مانا گیا ہے۔

10۔ حقِ مساوات

قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔جرم اور سزا میں طبقاتی فرق جائز نہیں۔

11۔ حقِ تعلیم

علم حاصل کرنا مرد و عورت دونوں پر فرض ہے۔تعلیم عقل اور شخصیت کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

12۔خاندانی حقوق

والدین کے حقوق کی حفاظت۔اولاد کے حقوق: پرورش، تعلیم اور تربیت۔

13۔ حقِ روزگار

حلال روزی کمانے کی اجازت اور حوصلہ افزائی۔ناجائز ذرائع آمدن حرام قرار دیے گئے۔

14۔ حقِ سماجی تحفظ

زکوٰۃ، صدقات اور بیت المال کا نظام۔غریب، یتیم اور مسکین کی کفالت۔

15۔ حقِ صحت

بیماری میں علاج کی اجازت بلکہ ترغیب۔انسانی جان کی حفاظت مقدم ہے۔

16۔سزا کا نظام

حدود و تعزیرات کا مقصد اصلاح اور امن ہے۔سزا میں ظلم اور زیادتی کی ممانعت۔

17۔معاہدات کا احترام

وعدہ پورا کرنا لازم ہے۔معاشی اور سماجی حقوق کا تحفظ ہوتا ہے۔فقہ اسلامی انسانی حقوق کا ہمہ جہت نظام فراہم کرتی ہے۔یہ نظام فرد اور معاشرے دونوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

"انسانی حقوق کے تحفظ پر فقہ کی روشنی میں"

تعارف

فقہ اسلامی قانون کا عملی پہلو ہے۔فقہ کا مقصد انسان کے حقوق کی حفاظت اور معاشرے میں عدل قائم کرنا ہے۔

1۔حقِ حیات

ناحق قتل حرام ہے۔قصاص اور دیت کے احکام جان کے تحفظ کے لیے ہیں۔

2۔حقِ مال

چوری، ڈاکہ اور دھوکہ حرام ہیں۔زکوٰۃ اور وراثت کے احکام مالی حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔

3۔حقِ عزت و آبرو

بہتان، غیبت اور تہمت حرام ہیں۔عزتِ نفس کا تحفظ فقہ کا اہم مقصد ہے۔

4۔عدل و انصاف

قاضی پر لازم ہے کہ انصاف کرے۔امیر و غریب کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

5۔عورتوں کے حقوق

مہر عورت کا شرعی حق ہے۔وراثت اور نکاح میں رضامندی ضروری ہے۔

6۔بچوں کے حقوق

نان و نفقہ اور تعلیم والدین کی ذمہ داری ہے۔بچوں پر ظلم اور استحصال منع ہے۔

7۔اقلیتوں کے حقوق

غیر مسلموں کے جان و مال کا تحفظ۔عبادت کی آزادی فراہم کی گئی ہے۔

8۔مزدور اور غلاموں کے حقوق

مزدور کی اجرت بروقت ادا کرنا لازم ہے۔غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم۔فقہ اسلامی انسانی حقوق کا مکمل اور عملی نظام پیش کرتی ہے۔یہ نظام عدل، مساوات اور انسانی وقار پر مبنی ہے۔

ڈیجیٹل دور میں انسانی حقوق کے تحفظ کے مزید اہم اور عملی نکات

1۔ڈیجیٹل شناخت کا تحفظ

آن لائن شناخت کی چوری سے بچاؤ۔سرکاری اور نجی پلیٹ فارمز پر شناخت کی حفاظت۔

2۔شفافیت اور جواب دہی

سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل اداروں کی جواب دہی۔ڈیٹا کے استعمال میں واضح پالیسیز۔

3۔فیک نیوز اور غلط معلومات کی روک تھام

جھوٹی خبروں کی شناخت اور تردید۔ذمہ دار صحافت اور ڈیجیٹل اخلاقیات۔

4۔آن لائن انصاف تک رسائی

ڈیجیٹل شکایتی نظام۔آن لائن قانونی مدد اور رہنمائی۔

5۔خواتین کے ڈیجیٹل حقوق

آن لائن ہراسانی کے خلاف تحفظ۔ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر مساوی مواقع۔

6۔ڈیجیٹل نگرانی اور انسانی حقوق

نگرانی صرف قانون کے دائرے میں۔بلاجواز نگرانی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

7۔بین الاقوامی تعاون

سائبر کرائم کے خلاف عالمی قوانین۔ممالک کے درمیان تعاون۔

8۔اخلاقی ڈیجیٹل رویہ

آن لائن احترام، ذمہ داری اور دیانت۔ڈیجیٹل شہریت (Digital Citizenship) کا فروغ۔ڈیجیٹل دور میں انسانی حقوق کا تحفظ مشترکہ ذمہ داری ہے۔فرد، ریاست اور ادارے سب مل کر محفوظ ڈیجیٹل معاشرہ بنا سکتے ہیں۔